بورڈ/پیکٹا امتحان کے لیے اہم ترین مضامین

8th Class Urdu

1۔وقت کی پابندی

وقت ایک ایسی قیمتی دولت ہے جو ایک بار گزر جائے تو دوبارہ حاصل نہیں کی جا سکتی۔ دنیا کی ہر کامیابی کا دارومدار وقت کے درست استعمال پر ہوتا ہے۔ جو لوگ وقت کی قدر کرتے ہیں، وہ زندگی میں آگے بڑھتے ہیں، جبکہ وقت کو ضائع کرنے والے اکثر پچھتاوے کا شکار رہتے ہیں۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ وقت سونے سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کائنات کے پورے نظام کو وقت کی پابندی کے اصول پر قائم کیا ہے۔ سورج روزانہ اپنے مقررہ وقت پر طلوع ہوتا ہے اور شام کو غروب ہو جاتا ہے۔ چاند اپنی رفتار سے چمکتا ہے اور موسم بھی ایک ترتیب کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ اگر یہ نظام ایک لمحے کے لیے بھی اپنی ترتیب کھو دے تو دنیا کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے۔ اس سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ ہمیں بھی اپنی زندگی میں وقت کی پابندی کو اپنانا چاہیے۔

اسلامی تعلیمات میں بھی وقت کی اہمیت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ پانچ وقت کی نماز ہمیں نظم و ضبط اور پابندیٔ وقت سکھاتی ہے۔ رمضان کے روزے اور حج جیسے ارکان بھی مقررہ اوقات میں ادا کیے جاتے ہیں، جس سے ہمیں وقت کی قدر کا احساس ہوتا ہے۔

خاص طور پر ایک طالب علم کے لیے وقت کی پابندی کامیابی کی پہلی سیڑھی ہے۔ جو طالب علم صبح جلدی اٹھتا ہے، وقت پر اسکول جاتا ہے اور اپنے کام ترتیب سے انجام دیتا ہے، وہ پڑھائی میں نمایاں کامیابی حاصل کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وقت پر سونے اور جاگنے سے صحت بھی بہتر رہتی ہے۔

وقت کی قدر کرنے والی قومیں ہی دنیا میں عزت اور ترقی حاصل کرتی ہیں۔ جو لوگ آج کا کام کل پر چھوڑ دیتے ہیں، وہ اکثر پیچھے رہ جاتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ سستی اور کاہلی کو ترک کریں اور ہر لمحے کو مفید بنائیں۔ اگر ہم وقت کی پابندی کو اپنی عادت بنا لیں تو یقیناً کامیابی اور خوشحالی ہماری منتظر ہوں گی۔

2۔علامہ اقبال رحمہ اللہ علیہ

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال ہمارے قومی شاعر، عظیم مفکر اور ایک بلند پایہ فلسفی تھے۔آپ 9 نومبر 1877ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد کا نام شیخ نور محمد تھا، جو نہایت نیک، دیندار اور سادہ مزاج انسان تھے۔والدین نے آپ کی بہترین تربیت کی، جس کی بدولت بچپن ہی سے آپ میں علم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہو گیا۔علامہ اقبال نے اپنی ابتدائی تعلیم سیالکوٹ سے حاصل کی، جہاں آپ ایک ذہین اور محنتی طالب علم کے طور پر مشہور تھے۔

اعلیٰ تعلیم کے لیے آپ لاہور گئے اور گورنمنٹ کالج سے فلسفے میں ڈگری حاصل کی۔مزید تعلیم کے حصول کے لیے آپ یورپ تشریف لے گئے، جہاں آپ نے کیمبرج یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی اور پھر جرمنی سے فلسفے میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔اس کے ساتھ ساتھ آپ نے قانون کی تعلیم بھی مکمل کی۔یورپ میں قیام کے دوران آپ نے مغربی نظامِ تعلیم اور تہذیب کا گہرا مطالعہ کیا، جس نے آپ کی سوچ کو مزید وسعت دی۔

علامہ اقبال نے اپنی شاعری کے ذریعے برصغیر کے مسلمانوں میں بیداری پیدا کی۔آپ نے انہیں خودی، اتحاد اور محنت کا درس دیا اور غلامی کی زنجیریں توڑنے کا پیغام دیا۔آپ وہ عظیم رہنما تھے جنہوں نے سب سے پہلے ایک الگ مسلم ریاست کا تصور پیش کیا، اسی وجہ سے آپ کو "مصورِ پاکستان" کہا جاتا ہے۔آپ کی مشہور کتابوں میں **بانگِ درا، بالِ جبریل اور ضربِ کلیم** شامل ہیں، جنہیں آج بھی بڑی دلچسپی سے پڑھا جاتا ہے۔

علامہ اقبال نے بچوں کے لیے بھی نہایت خوبصورت نظمیں لکھیں، جیسے "لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری"، جو آج بھی اسکولوں میں پڑھی جاتی ہے۔آپ کا انتقال 21 اپریل 1938ء کو ہوا، مگر آپ کے خیالات آج بھی زندہ ہیں۔آپ کا مزار لاہور میں بادشاہی مسجد کے قریب واقع ہے۔علامہ اقبال کی تعلیمات ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں اور ہمیں خودداری، محنت اور بلند حوصلے کے ساتھ زندگی گزارنے کا سبق دیتی ہیں۔

3۔ محنت کی عظمت

محنت اس کائنات کا ایک سنہرا اصول ہے جس کے بغیر کوئی بھی کامیابی حاصل نہیں کی جاسکتی۔ جو لوگ محنت کو اپنی عادت بنا لیتے ہیں، وہ زندگی کے ہر میدان میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی محنت کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے اور انہیں ان کی کوششوں کا بہترین صلہ دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں جتنی بھی ترقی اور خوشحالی نظر آتی ہے، وہ سب انسان کی مسلسل محنت کا نتیجہ ہے۔

اگر ہم اپنے ارد گرد نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر کامیاب شخص کے پیچھے سخت جدوجہد اور لگن ہوتی ہے۔ کسان دن رات کھیتوں میں محنت کرتا ہے تو ہمیں اناج میسر آتا ہے۔ مزدور اپنی مشقت سے عمارتیں تعمیر کرتا ہے اور سائنسدان مسلسل تحقیق کے ذریعے نئی ایجادات کرتا ہے۔ اس طرح ہر فرد کی کامیابی کا راز محنت میں پوشیدہ ہے۔

ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ کی زندگی بھی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ ہر کام خود کرنے میں فخر محسوس کرتے تھے اور حلال رزق کمانے کو بڑی فضیلت قرار دیتے تھے۔

محنت نہ صرف انسان کی مالی حالت بہتر بناتی ہے بلکہ اسے جسمانی طور پر مضبوط اور ذہنی طور پر پُراعتماد بھی بناتی ہے۔ اس کے برعکس جو لوگ سستی اور کاہلی کا شکار ہوتے ہیں، وہ اکثر دوسروں کے محتاج بن جاتے ہیں اور معاشرے میں عزت نہیں پاتے۔

کامیاب قوموں کی تاریخ گواہ ہے کہ انہوں نے محنت کے بل بوتے پر ہی ترقی حاصل کی۔ خاص طور پر ایک طالب علم کے لیے محنت کامیابی کی کنجی ہے۔ جو طالب علم دل لگا کر پڑھتا ہے، وقت کی قدر کرتا ہے اور مسلسل کوشش کرتا ہے، وہ اپنے مقصد تک ضرور پہنچتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ شارٹ کٹ تلاش کرنے کے بجائے محنت کو اپنا شعار بنائیں، کیونکہ محنت کا پھل ہمیشہ میٹھا ہوتا ہے اور یہی ہمیں کامیابی کی منزل تک پہنچاتا ہے۔

4۔استاد کا مقام

استاد کو معاشرے میں ایک معمار کی حیثیت حاصل ہے، کیونکہ وہ نسلِ نو کی تربیت کر کے اسے ملک و قوم کی خدمت کے قابل بناتا ہے۔ والدین ہمیں اس دنیا میں لانے کا سبب بنتے ہیں، لیکن استاد ہمیں جینے کا سلیقہ اور کامیابی حاصل کرنے کا ہنر سکھاتا ہے۔ استاد ہی وہ عظیم ہستی ہے جو طالب علم کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم کی روشنی سے آشنا کرتی ہے اور اسے ایک باصلاحیت انسان بننے کی راہ دکھاتی ہے۔

اسلام میں استاد کو نہایت بلند مقام دیا گیا ہے۔ اسے روحانی باپ کا درجہ حاصل ہے، کیونکہ وہ نہ صرف علم منتقل کرتا ہے بلکہ شخصیت کی تعمیر بھی کرتا ہے۔ ایک اچھا استاد طلبہ کو صرف کتابی علم نہیں دیتا بلکہ انہیں اچھے اخلاق، نظم وضبط اور ذمہ داری کا احساس بھی سکھاتا ہے۔ وہ اپنے شاگردوں کی رہنمائی کرتا ہے تاکہ وہ زندگی کے چیلنجز کا سامنا ہمت اور اعتماد سے کر سکیں۔
دنیا کے جتنے بھی عظیم لوگ گزرے ہیں، ان کی کامیابی کے پیچھے کسی نہ کسی استاد کی محنت اور رہنمائی ضرور شامل رہی ہے۔ استاد اپنے طلبہ کی کامیابی پر فخر محسوس کرتا ہے اور ان کی بہتری کے لیے ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ اسی لیے استاد کی عزت اور احترام ہم سب پر لازم ہے، کیونکہ استاد کا احترام دراصل علم کا احترام ہے۔
جس قوم میں اساتذہ کی قدر کی جاتی ہے، وہی قوم ترقی کی راہ پر گامزن ہوتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اساتذہ کی باتوں کو غور سے سنیں، ان پر عمل کریں اور دل سے ان کا احترام کریں۔ کبھی کبھی استاد کی سختی بھی دراصل طالب علم کی بھلائی اور روشن مستقبل کے لیے ہوتی ہے۔ ایک کامیاب زندگی گزارنے کے لیے استاد کی رہنمائی اور دعا بے حد اہم ہوتی ہے، کیونکہ استاد ہی ہمارے مستقبل کا حقیقی معمار ہوتا ہے۔

LAST HOPE STUDY

5۔ صبح کی سیر

صبح کی سیر صحت کے لیے ایک بہترین ورزش اور اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے۔ دن کا آغاز اگر تازہ ہوا اور قدرتی ماحول میں کیا جائے تو پورا دن خوشگوار گزرتا ہے۔ صبح سویرے جب سورج آہستہ آہستہ افق سے نمودار ہوتا ہے تو ہر طرف سکون اور تازگی کا احساس ہوتا ہے۔ پرندوں کی میٹھی چہچہاہٹ اور ٹھنڈی ہوا انسان کے دل و دماغ کو فرحت بخشتی ہے اور طبیعت میں نیا جوش پیدا کرتی ہے۔

جو لوگ صبح جلدی اٹھ کر سیر کے لیے جاتے ہیں، وہ عام طور پر زیادہ صحت مند اور توانا رہتے ہیں۔ صبح کی پاکیزہ ہوا میں سانس لینے سے پھیپھڑے مضبوط ہوتے ہیں اور خون کی گردش بہتر ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ہلکی پھلکی چہل قدمی جسم کے پٹھوں کو متحرک رکھتی ہے اور موٹاپے سے بچاتی ہے۔ بعض لوگ گھاس پر جمی شبنم کے قطروں پر ننگے پاؤں چلتے ہیں، جو آنکھوں کی روشنی اور اعصاب کے لیے مفید سمجھا جاتا ہے۔

صبح کا وقت ایسا ہوتا ہے جب انسان فطرت کے بہت قریب ہوتا ہے۔ درختوں کی ہریالی، کھلے آسمان کا منظر اور صاف فضا ہمیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی یاد دلاتی ہے۔ یہی وہ لمحے ہوتے ہیں جب انسان شکر گزاری کا جذبہ محسوس کرتا ہے اور ذہنی پریشانیوں سے نجات پاتا ہے۔ صبح کی سیر ذہنی تناؤ کو کم کرتی ہے اور انسان کو مثبت سوچ اپنانے میں مدد دیتی ہے۔

آج کی مصروف زندگی میں اکثر لوگ ورزش کے لیے الگ سے وقت نہیں نکال پاتے، اس لیے صبح کی سیر ایک آسان اور مفت ذریعہ ہے۔ خاص طور پر طلبہ کے لیے یہ عادت بے حد فائدہ مند ہے، کیونکہ اس سے حافظہ تیز ہوتا ہے اور پڑھائی میں دل لگتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اپنی زندگی کو صحت مند اور خوشگوار بنانے کے لیے صبح کی سیر کو اپنی روزمرہ زندگی کا لازمی حصہ بنا لیں۔

6۔ میرا پسندیدہ مشغلہ

فارغ وقت کو کسی مفید اور اچھے کام میں گزارنا "مشغلہ" کہلاتا ہے۔ ہر انسان اپنی دلچسپی کے مطابق کوئی نہ کوئی مشغلہ ضرور اپناتا ہے، جیسے باغبانی، مطالعہ، کھیل کود یا مختلف چیزیں جمع کرنا۔ ایک اچھا مشغلہ نہ صرف وقت کے بہترین استعمال کا ذریعہ بنتا ہے بلکہ انسان کو بری عادتوں سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ مشغلہ ذہنی سکون فراہم کرتا ہے اور زندگی میں خوشی اور تازگی پیدا کرتا ہے۔ میرا پسندیدہ مشغلہ ڈاک کے ٹکٹ جمع کرنا ہے، جسے میں بڑے شوق اور دلچسپی سے انجام دیتا ہوں۔

مجھے ٹکٹ جمع کرنے کا شوق اپنے ایک قریبی دوست سے ملا، جو خود بھی اس مشغلے کا دلدادہ تھا۔ ابتدا میں میں نے چند ٹکٹ جمع کیے، مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میرا یہ شوق بڑھتا چلا گیا۔ آج میرے پاس مختلف ممالک کے سینکڑوں ٹکٹ موجود ہیں۔ ان ٹکٹوں پر نامور شخصیات، تاریخی عمارتوں، قدرتی مناظر اور اہم واقعات کی تصاویر بنی ہوتی ہیں، جو دیکھنے میں نہایت دلکش لگتی ہیں۔

ان ٹکٹوں کے ذریعے مجھے دنیا کے مختلف ممالک کے جغرافیے، تاریخ اور ثقافت کے بارے میں قیمتی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ یوں میرا یہ مشغلہ تفریح کے ساتھ ساتھ علم میں اضافے کا بھی سبب بنتا ہے۔ میں نے اپنے تمام ٹکٹ ایک خوبصورت البم میں ترتیب کے ساتھ لگا رکھے ہیں تاکہ وہ محفوظ بھی رہیں اور دیکھنے میں بھی اچھے لگیں۔

جب کبھی میرے دوست یا رشتہ دار گھر آتے ہیں، تو میں بڑے فخر سے انہیں اپنا یہ مجموعہ دکھاتا ہوں۔ یہ مشغلہ مجھے بے حد خوشی دیتا ہے اور میرے فارغ وقت کو بامقصد بنا دیتا ہے۔

میری کوشش ہے کہ میں اس مجموعے میں مزید نایاب ٹکٹ شامل کروں، کیونکہ ایک اچھا مشغلہ انسان کی شخصیت کو نکھارتا ہے اور اسے مثبت سرگرمیوں کی طرف راغب کرتا ہے۔

7۔ علم کے فائدے

علم ایک ایسی لازوال دولت ہے جو بانٹنے سے بڑھتی ہے اور جسے کوئی چرا نہیں سکتا۔ یہ انسان کی سب سے بڑی طاقت اور اس کا قیمتی سرمایہ ہے۔ علم ہی انسان کو سچ اور جھوٹ، روشنی اور اندھیرے میں فرق کرنا سکھاتا ہے اور اسے صحیح راستہ اختیار کرنے کی سمجھ دیتا ہے۔ قرآنِ پاک کی پہلی وحی کا آغاز بھی لفظ "اقرا" یعنی "پڑھ" سے ہوا، جس سے علم کی غیر معمولی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔ یہی وہ صفت ہے جس نے انسان کو تمام مخلوقات پر برتری عطا کی ہے۔

دنیا کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہی قومیں عزت اور طاقت حاصل کرتی ہیں جو علم کو اپناتی ہیں۔ علم کے بغیر انسان ایک اندھے کی مانند ہے جو راستہ تو دیکھتا ہے مگر پہچان نہیں سکتا۔ آج کی سائنسی ایجادات، طب کی حیرت انگیز ترقی، جدید ٹیکنالوجی اور کمپیوٹر کا وسیع استعمال سب علم ہی کے مرہونِ منت ہیں۔ ایک عالم کی حیثیت معاشرے میں ایک روشن چراغ کی طرح ہوتی ہے، جو نہ صرف خود روشنی حاصل کرتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی راستہ دکھاتا ہے۔

علم حاصل کرنے کے لیے کوئی خاص عمر مقرر نہیں ہوتی۔ انسان ماں کی گود سے لے کر آخری سانس تک کچھ نہ کچھ سیکھتا رہتا ہے۔ علم انسان کے اندر عاجزی پیدا کرتا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کی قدرت کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ جتنا زیادہ انسان سیکھتا ہے، اتنا ہی اسے اپنی کم علمی کا احساس ہوتا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ علم کے حصول کو اپنی زندگی کا مقصد بنائیں اور اس کے لیے دل لگا کر محنت کریں۔ تعلیم یافتہ افراد ہی اپنے ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر ہم علم کو اپنائیں گے تو نہ صرف اپنا بلکہ اپنے معاشرے کا مستقبل بھی روشن بنا سکیں گے اور ایک باوقار شہری کی حیثیت سے زندگی گزاریں گے۔

8۔ کرکٹ میچ کا آنکھوں دیکھا حال

گزشتہ اتوار کا دن میری زندگی کے یادگار دنوں میں سے ایک ہے۔ اس دن میں اپنے چند قریبی دوستوں کے ساتھ کرکٹ میچ دیکھنے اسٹیڈیم گیا۔ یہ پاکستان اور انگلینڈ کے درمیان ایک اہم مقابلہ تھا، اس لیے شائقینِ کرکٹ کی بڑی تعداد وہاں موجود تھی۔ اسٹیڈیم میں داخل ہوتے ہی ایک عجیب سا جوش اور ولولہ محسوس ہو رہا تھا۔ ہر طرف سبز ہلالی پرچم لہرا رہے تھے اور تماشائی اپنی ٹیم کو بھرپور انداز میں سپورٹ کر رہے تھے۔

میچ شروع ہوا تو پاکستان نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا۔ ہمارے بلے بازوں نے نہایت اعتماد کے ساتھ کھیل کا آغاز کیا۔ خاص طور پر بابر اعظم نے شاندار بیٹنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے خوبصورت شاٹس کھیلے اور ایک بہترین سنچری اسکور کی۔ جب بھی کوئی چوکا یا چھکا لگتا، پورا اسٹیڈیم تالیوں اور نعروں سے گونج اٹھتا۔

مقررہ اوورز میں پاکستان نے 280 رنز بنائے، جو ایک اچھا ہدف تھا۔ اب انگلینڈ کی ٹیم میدان میں اتری، مگر ہمارے گیند باز بھی پوری تیاری کے ساتھ آئے تھے۔ شاہین آفریدی نے اپنی تیز رفتار گیندوں سے تین اہم کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ میچ آخری لمحات تک نہایت سنسنی خیز رہا۔ آخری اوور میں انگلینڈ کو جیت کے لیے چند رنز درکار تھے، مگر آخری گیند پر رضا نے ایک شاندار کیچ پکڑ لیا اور پاکستان فتح یاب ہو گیا۔

جیت کی خوشی میں پورا اسٹیڈیم جھوم اٹھا۔ لوگ ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے اور خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔ میرے لیے یہ پہلا موقع تھا کہ میں نے لائیو میچ دیکھا، اور اس کا لطف الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ واقعی یہ دن میں کبھی نہیں بھولوں گا۔

9۔ قائدِ اعظم رحمہ اللہ علیہ

قائدِ اعظم محمد علی جناح برصغیر کے مسلمانوں کے عظیم رہنما، مدبر سیاستدان اور بانیِ پاکستان ہیں۔ آپ 25 دسمبر 1876ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام جناح پونجا تھا، جو ایک معزز تاجر تھے۔ قائدِ اعظم نے اپنی ابتدائی تعلیم کراچی میں حاصل کی اور بچپن ہی سے نہایت ذہین، محنتی اور باصلاحیت طالب علم کے طور پر پہچانے جاتے تھے۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے آپ انگلستان تشریف لے گئے، جہاں آپ نے قانون کی تعلیم حاصل کی اور بیرسٹری کی ڈگری حاصل کی۔

تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ ہندوستان واپس آئے اور وکالت کا آغاز کیا۔ اپنی قابلیت، محنت اور دیانتداری کی بدولت آپ جلد ہی ایک کامیاب وکیل بن گئے۔ آپ کی گفتگو میں وزن، دلائل میں مضبوطی اور فیصلوں میں انصاف نمایاں تھا۔ یہی خصوصیات بعد میں آپ کی سیاسی زندگی میں بھی بہت مددگار ثابت ہوئیں۔

قائدِ اعظم نے جب یہ محسوس کیا کہ انگریزوں اور ہندوؤں کے زیرِ اثر مسلمانوں کے حقوق محفوظ نہیں رہیں گے تو آپ نے مسلمانوں کے لیے ایک الگ وطن کے حصول کی جدوجہد شروع کی۔ آپ نے اپنی انتھک محنت، خلوص اور مضبوط ارادے سے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کیا۔ طویل جدوجہد اور بے شمار قربانیوں کے بعد بالآخر 14 اگست 1947ء کو پاکستان ایک آزاد مملکت کے طور پر دنیا کے نقشے پر ابھرا۔ یہ قائدِ اعظم کی بے مثال قیادت کا نتیجہ تھا۔

قائدِ اعظم کا سنہرا اصول "ایمان، اتحاد اور تنظیم" آج بھی ہمارے لیے کامیابی کی کنجی ہے۔ آپ ایک بااصول، دیانتدار اور باہمت انسان تھے جنہوں نے اپنی پوری زندگی قوم کی خدمت میں وقف کر دی۔ 11 ستمبر 1948ء کو آپ اس دنیا سے رخصت ہو گئے، مگر آپ کے کارنامے ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ آپ کا مزار کراچی میں واقع ہے، جہاں قوم آج بھی عقیدت کے پھول نچھاور کرتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم قائدِ اعظم کے اصولوں پر عمل کریں تاکہ پاکستان ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن رہے۔

LAST HOPE STUDY

10۔سائنس کے کرشمے

سائنس انسان کے مشاہدات اور تجربات کا نچوڑ ہے جس نے انسانی زندگی کو مکمل طور پر بدل کرر کھ دیا ہے۔جو کام کبھی ناممکن سمجھے جاتے تھے،آج سائنس کی بدولت نہایت آسان ہو گئے ہیں۔سائنس نے فاصلوں کو سمیٹ دیا ہے اور انسان کو زمین کی وسعتوں سے لے کر آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ موجودہ دور کو سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور کہا جاتا ہے۔

سائنس کے کرشمے ہمیں زندگی کے ہر شعبے میں نظر آتے ہیں۔مواصلات کے میدان میں ٹیلی فون، موبائل اور انٹرنیٹ نے پوری دنیا کو ایک خاندان کی طرح جوڑ دیا ہے۔اب ہم چند لمحوں میں دور بیٹھے لوگوں سے رابطہ کر سکتے ہیں۔اسی طرح بجلی کی ایجاد نے ہماری زندگی کو بے حد آرام دہ بنا دیا ہے۔پنکھے، بلب، فریج اور مختلف مشینیں بجلی ہی کی بدولت چلتی ہیں، جن سے وقت اور محنت دونوں کی بچت ہوتی ہے۔

میڈیکل کے شعبے میں بھی سائنس نے حیرت انگیز ترقی کی ہے۔جدید ادویات، ایکسرے، الٹراساؤنڈ اور دیگر مشینوں کی مدد سے خطرناک بیماریوں کی تشخیص اور علاج ممکن ہو گیا ہے۔

اسی طرح تیز رفتار گاڑیاں، ریل گاڑیاں اور ہوائی جہاز سفر کو محفوظ اور آسان بناتے ہیں۔ان تمام ایجادات نے انسانی زندگی کو زیادہ سہل اور منظم کر دیا ہے۔

اگرچہ سائنس کے بے شمار فائدے ہیں، مگر اس کے کچھ نقصانات بھی ہیں۔جدید ہتھیاروں نے جنگوں کو زیادہ تباہ کن بنا دیا ہے اور فیکٹریوں کے دھوئیں نے ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ کیا ہے۔مگر یہ انسان پر منحصر ہے کہ وہ سائنس کو کس مقصد کے لیے استعمال کرتا ہے۔

اگر ہم سائنس کو انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے بروئے کار لائیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ثابت ہو سکتی ہے۔ہمیں چاہیے کہ سائنسی علوم حاصل کریں اور ترقی کی راہ پر گامزن رہیں تاکہ دنیا کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چل سکیں۔

11. ورزش کے فائدے

ورزش انسانی صحت کے لیے بے حد ضروری ہے۔ ایک صحت مند جسم ہی انسان کو خوش اور فعال زندگی گزارنے کے قابل بناتا ہے۔ جو لوگ باقاعدگی سے ورزش کرتے ہیں، وہ عام طور پر بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں اور زیادہ توانا محسوس کرتے ہیں۔ ورزش سے نہ صرف جسم مضبوط ہوتا ہے بلکہ ذہنی صلاحیتیں بھی بہتر ہوتی ہیں۔

صبح کے وقت سیر کرنا بہترین ورزش مانی جاتی ہے۔ اس سے تازہ ہوا ملتی ہے، پھیپھڑے مضبوط ہوتے ہیں اور دماغ تروتازہ رہتا ہے۔ اسی طرح کھیل کود جیسے دوڑنا، تیراکی، کرکٹ اور فٹ بال جسم کو چست رکھتے ہیں۔ خاص طور پر بچوں کے لیے کھیل بہت ضروری ہیں کیونکہ اس سے ان کی نشوونما بہتر ہوتی ہے۔

باقاعدہ ورزش کرنے سے موٹاپا کم ہوتا ہے اور دل کی بیماریوں کا خطرہ گھٹ جاتا ہے۔ بلڈ پریشر قابو میں رہتا ہے اور نیند بھی پرسکون آتی ہے۔ مزید یہ کہ ورزش ذہنی دباؤ اور پریشانی کو کم کرتی ہے، جس سے انسان خوش اور مطمئن رہتا ہے۔

طلبہ کے لیے ورزش کی اہمیت اور بھی زیادہ ہے۔ اس سے یادداشت تیز ہوتی ہے، پڑھائی میں دل لگتا ہے اور تھکاوٹ کم محسوس ہوتی ہے۔ اسی لیے اسکولوں میں کھیل کے لیے وقت مقرر ہونا چاہیے تاکہ طلبہ جسمانی طور پر مضبوط بن سکیں۔

بزرگ افراد کو بھی اپنی صحت برقرار رکھنے کے لیے ہلکی پھلکی ورزش کرنی چاہیے، جیسے چہل قدمی۔ مختصر یہ کہ ورزش زندگی میں تازگی اور خوشیاں لاتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ روزانہ کم از کم تیس منٹ ورزش کو اپنی عادت بنالیں تاکہ ہم ایک صحت مند اور خوشحال زندگی گزار سکیں۔

12. عید الفطر

عید الفطر مسلمانوں کا ایک نہایت اہم اور خوشیوں بھرا تہوار ہے۔ یہ مبارک دن رمضان المبارک کے اختتام پر منایا جاتا ہے۔ ایک مہینے کے روزوں، عبادتوں اور صبر کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عید کی صورت میں انعام عطا فرماتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس دن ہر طرف خوشی اور مسرت کا ماحول ہوتا ہے۔

عید سے چند دن پہلے ہی گھروں میں صفائی اور سجاوٹ کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ لوگ نئے کپڑے تیار کرواتے ہیں اور بازاروں میں خاصی رونق نظر آتی ہے۔ دکانیں خوب سجائی جاتی ہیں اور بچے بڑے شوق سے جوتے، چوڑیاں اور کھلونے خریدتے ہیں۔

عید کی صبح لوگ جلدی اٹھتے ہیں، غسل کرتے ہیں اور اپنے بہترین کپڑے پہنتے ہیں۔ خوشبو لگاتے ہیں اور عید گاہ یا مسجد میں نماز ادا کرنے جاتے ہیں۔ نماز کے بعد سب ایک دوسرے سے گلے ملتے ہیں اور عید کی مبارکباد دیتے ہیں، جس سے محبت اور بھائی چارے کو فروغ ملتا ہے۔

گھر واپس آکر میٹھی سویاں اور دیگر لذیذ پکوان کھائے جاتے ہیں۔ بچوں کو عیدی ملتی ہے، جس سے ان کی خوشی دوبالا ہو جاتی ہے۔ لوگ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کے گھروں کا رخ کرتے ہیں اور خوشیاں بانٹتے ہیں۔ اس موقع پر غریبوں کو صدقۂ فطر دینا بھی ضروری ہے تاکہ وہ بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔

عید الفطر ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور ہمدردی سے پیش آئیں۔ یہ دن شکر گزاری، اتحاد اور خوشی کا پیغام لے کر آتا ہے۔

13. تندرستی ہزار نعمت ہے

تندرستی واقعی اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے۔ اگر انسان صحت مند ہو تو وہ زندگی کی تمام خوشیوں سے لطف اندوز ہو سکتا ہے، لیکن بیماری کی حالت میں بڑی سے بڑی دولت بھی بے کار لگتی ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ صحت ہی اصل سرمایہ ہے۔

اچھی صحت برقرار رکھنے کے لیے صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ روزانہ نہانا، دانت صاف کرنا اور کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا اچھی عادات ہیں۔ صاف ستھرا ماحول انسان کو کئی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے، اور اسی لیے کہا جاتا ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے۔

متوازن غذا بھی صحت کے لیے نہایت اہم ہے۔ دودھ، پھل، سبزیاں، دالیں اور گوشت جسم کو ضروری طاقت فراہم کرتے ہیں۔ اس کے برعکس جنک فوڈ اور زیادہ میٹھا نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ مناسب مقدار میں پانی پینا بھی صحت مند رہنے کے لیے ضروری ہے۔

ورزش اور کھیل کود انسان کو چست رکھتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جلدی سونا اور جلدی جاگنا ایک اچھی عادت ہے جو جسم کو تازہ دم رکھتی ہے۔ ہمیں رات دیر تک موبائل یا ٹی وی استعمال کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے تاکہ نیند پوری ہو سکے۔

ذہنی سکون بھی جسمانی صحت جتنا ہی ضروری ہے۔ فکر اور تناؤ سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے اور ہمیشہ مثبت سوچ اپنانی چاہیے۔ جب ہم تندرست ہوں گے تو نہ صرف اپنی بلکہ اپنے خاندان اور ملک کی بہتر خدمت کر سکیں گے۔ اسی لیے بجا طور پر کہا جاتا ہے کہ تندرستی ہزار نعمت ہے۔

14.میرا پسندیدہ کھیل

دنیا میں بے شمار کھیل کھیلے جاتے ہیں، مگر میرا سب سے پسندیدہ کھیل کرکٹ ہے۔ یہ نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں مقبول ہے۔ میں بچپن سے کرکٹ کھیلنے کا شوق رکھتا ہوں اور جب بھی موقع ملے، فوراً میدان کا رخ کرتا ہوں۔

کرکٹ دو ٹیموں کے درمیان کھیلا جاتا ہے اور ہر ٹیم میں گیارہ کھلاڑی ہوتے ہیں۔ ایک ٹیم بیٹنگ کرتی ہے جبکہ دوسری گیند بازی اور فیلڈنگ کرتی ہے۔ مجھے خاص طور پر بیٹنگ پسند ہے کیونکہ بلے سے گیند کو زور سے مارنا بہت دلچسپ لگتا ہے۔ جب میں چوکا یا چھکا لگاتا ہوں تو خوشی سے میرا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔

میں اپنے اسکول کی کرکٹ ٹیم کا حصہ ہوں اور ہمیں اکثر دوسرے اسکولوں کے خلاف میچ کھیلنے کا موقع ملتا ہے۔ ان مقابلوں سے نہ صرف ہماری مہارت میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ ہمیں نظم و ضبط اور ٹیم ورک بھی سیکھنے کو ملتا ہے۔ میرے دوست بھی کرکٹ کے دلدادہ ہیں، اس لیے ہم چھٹی کے دن اکٹھے ہو کر کھیلتے ہیں۔

میرے پسندیدہ کھلاڑی بابر اعظم اور شاہین آفریدی ہیں۔ میں ٹیلی ویژن پر ان کی شاندار کارکردگی دیکھ کر بہت متاثر ہوتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ ان کی طرح اچھا کھیل سکوں۔ پاکستان کی جیت مجھے بے حد خوشی دیتی ہے۔

کرکٹ نہ صرف تفریح فراہم کرتا ہے بلکہ صحت کو بھی بہتر بناتا ہے۔ میری دلی خواہش ہے کہ میں بڑا ہو کر پاکستان کی نمائندگی کروں، کیونکہ کرکٹ واقعی میری زندگی کا اہم حصہ بن چکا ہے۔

---

15. کمپیوٹر/ٹیلی ویژن

کمپیوٹر/ٹیلی ویژن جدید دور کی نہایت اہم ایجادات ہیں۔ آج کے زمانے میں شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو جہاں کمپیوٹر/ٹیلی ویژن موجود نہ ہوں۔ ان ایجادات نے انسانی زندگی کو بہت آسان، تیز اور منظم بنا دیا ہے۔ اسی وجہ سے انہیں ترقی اور سہولت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

کمپیوٹر/ٹیلی ویژن علم اور معلومات حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہیں۔ ان کی مدد سے ہم دنیا بھر کے حالات سے باخبر رہتے ہیں اور نئی نئی باتیں سیکھتے ہیں۔ طلبہ کے لیے کمپیوٹر/ٹیلی ویژن خاص طور پر مفید ہیں کیونکہ ان کے ذریعے تعلیمی پروگرام، لیکچرز اور معلوماتی مواد آسانی سے دستیاب ہو جاتا ہے۔ اس طرح سیکھنے کا عمل مزید دلچسپ اور مؤثر بن جاتا ہے۔

کمپیوٹر/ٹیلی ویژن تفریح کا بھی ایک اہم ذریعہ ہیں۔ لوگ اپنے فارغ وقت میں مختلف پروگرام دیکھتے ہیں یا مفید سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں، جس سے ذہنی تھکاوٹ کم ہوتی ہے۔ خبریں ہمیں ملک اور دنیا کے حالات سے آگاہ رکھتی ہیں جبکہ سائنسی اور ثقافتی پروگرام ہمارے علم میں اضافہ کرتے ہیں۔

اگرچہ کمپیوٹر/ٹیلی ویژن کے بے شمار فائدے ہیں، لیکن ان کا ضرورت سے زیادہ استعمال نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ مسلسل اسکرین کے سامنے بیٹھنے سے آنکھوں پر اثر پڑتا ہے اور قیمتی وقت ضائع ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ان کا استعمال اعتدال کے ساتھ کریں اور وقت کی قدر کریں۔

مختصر یہ کہ کمپیوٹر/ٹیلی ویژن ہماری زندگی کو زیادہ آسان اور باخبر بناتے ہیں۔ اگر ہم ان کا درست اور مثبت استعمال کریں تو یہ ہمارے بہترین مددگار ثابت ہو سکتے ہیں اور ہماری تعلیم و تربیت میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

16. پیارا وطن / وطن سے محبت

وطن انسان کے لیے ماں کی طرح ہوتا ہے، کیونکہ یہ ہمیں پہچان، تحفظ اور رہنے کے لیے جگہ فراہم کرتا ہے۔ جس سرزمین پر ہم پیدا ہوتے ہیں، پلتے بڑھتے ہیں اور اپنی زندگی گزارتے ہیں، وہی ہمارا پیارا وطن کہلاتا ہے۔ اپنے وطن سے محبت ہر انسان کے دل میں فطری طور پر موجود ہوتی ہے، اور یہی جذبہ قوموں کو مضبوط بناتا ہے۔

ہمارا وطن پاکستان ایک نہایت خوبصورت اور قدرتی وسائل سے مالا مال ملک ہے۔ یہاں بلند و بالا پہاڑ، سرسبز میدان، بہتے دریا اور دلکش وادیاں پائی جاتی ہیں۔ پاکستان ہمیں آزادی کی صورت میں ایک عظیم نعمت ملا ہے، جس کے لیے ہمارے بزرگوں نے بے شمار قربانیاں دیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم ان قربانیوں کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اپنے وطن کی قدر کریں۔

وطن سے محبت کا تقاضا ہے کہ ہم اس کی ترقی اور خوشحالی کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔ ایک اچھا شہری وہ ہوتا ہے جو قانون کی پابندی کرے، ایمانداری سے اپنے فرائض انجام دے اور ملک کا نام روشن کرنے کی کوشش کرے۔ طلبہ محنت سے تعلیم حاصل کرکے مستقبل میں وطن کی خدمت کر سکتے ہیں۔

ہمیں اپنے وطن کی حفاظت کے لیے بھی ہمیشہ تیار رہنا چاہیے۔ ہمارے بہادر فوجی دن رات سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں تاکہ ہم امن سے زندگی گزار سکیں۔ ہمیں بھی اتحاد اور بھائی چارے کو فروغ دینا چاہیے، کیونکہ مضبوط قومیں ہی اپنے وطن کو ترقی کی راہ پر گامزن کرتی ہیں۔

مختصر یہ کہ وطن اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے۔ ہمیں اس سے سچی محبت کرنی چاہیے اور اس کی بہتری کے لیے ہمیشہ کوشاں رہنا چاہیے، کیونکہ وطن کی ترقی میں ہی ہماری اپنی کامیابی پوشیدہ ہے۔

17. ایک تاریخی مقام کی سیر

گزشتہ موسمِ سرما کی تعطیلات میں مجھے ایک تاریخی مقام کی سیر کا موقع ملا، جو میرے لیے ایک یادگار تجربہ ثابت ہوا۔ میں اپنے والدین اور دوستوں کے ساتھ اس خوبصورت جگہ گیا۔ جیسے ہی ہم وہاں پہنچے، اس عمارت کی شاندار ساخت اور پرانی طرزِ تعمیر نے ہمیں حیران کر دیا۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے ہم ماضی کی دنیا میں داخل ہو گئے ہوں۔

یہ تاریخی مقام اپنی مضبوط دیواروں، بلند دروازوں اور خوبصورت نقش و نگار کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔ رہنما نے ہمیں بتایا کہ یہ جگہ صدیوں پرانی ہے اور اس نے کئی اہم تاریخی واقعات دیکھے ہیں۔ وہاں موجود پرانی اشیاء اور تصاویر اس دور کی جھلک پیش کر رہی تھیں، جس سے ہمیں اپنے آباؤ اجداد کی زندگی کے بارے میں بہت کچھ جاننے کا موقع ملا۔

اس مقام کے ارد گرد سرسبز باغات اور کھلے میدان تھے، جہاں لوگ چہل قدمی کر رہے تھے۔ ہم نے مختلف حصوں کا بغور مشاہدہ کیا اور خوب تصاویر بھی بنائیں۔ اس سیر سے نہ صرف ہمارا علم بڑھا بلکہ ہمیں اپنی تاریخ پر فخر بھی محسوس ہوا۔

تاریخی مقامات کی سیر ہمیں ماضی سے جوڑتی ہے اور یہ سبق دیتی ہے کہ قومیں اپنی تاریخ کو یاد رکھ کر ہی ترقی کرتی ہیں۔ اس طرح کے دورے طلبہ کے لیے خاص طور پر فائدہ مند ہوتے ہیں، کیونکہ کتابوں میں پڑھی گئی باتیں حقیقت کی شکل میں سامنے آ جاتی ہیں۔

یہ سفر میرے لیے نہایت دلچسپ اور معلوماتی تھا۔ میں نے وہاں سے بہت کچھ سیکھا اور دل میں یہ ارادہ کیا کہ آئندہ بھی ایسے مقامات کی سیر ضرور کروں گا تاکہ اپنی تاریخ اور ثقافت کو بہتر طور پر سمجھ سکوں۔

LAST HOPE STUDY

LAST HOPE STUDY